# مؤنس

وَعَدَ اللّٰہُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

# مومنہ

حیدرآباد دکن

ادارہ

صبیحۃ النساء بیگم ——— صغرےٰ بیگم

## فہرستِ مضامین

جلد ۲ | محرم الحرام ۱۳۶۱ھ مطابق جنوری ۱۹۴۲ء | نمبر ۱



ابو محمد مصلح پرنٹر پبلشر نے اعظم اسٹیم پریس حیدرآباد دکن میں چھپوا کر دفتر رسالہ مومنہ ادارہ عالمگیر تحریک قرآن مجید کنہ حسین ساگر سے شائع کیا

# پیغامِ عمل

کچھ مقصد لے کر آتا ہے اس دنیا میں جو آتا ہے
محرومِ عمل جو رہتا ہے وہ جیتے جی مر جاتا ہے
اس مزرعِ عالم کو سینچو تم جدّ و جہد کی بارش سے
جو بیج عمل کا بوتا ہے - وہ پھل راحت کا پاتا ہے
رستے کی صعوبت سہہ کر ہی منزل پہ پہنچنا ممکن ہے
آگاہِ حقیقتِ غم ہے جو وہ لذّتِ عیش اُٹھاتا ہے
ہر ایک مصیبت دنیا میں پیغام خوشی کا لاتی ہے
گلشن میں خزاں کا آنا ہی امیدِ بہار دلاتا ہے
دریا کی طرح جو چلتا ہے اور پھر چلتا ہی رہتا ہے
کہساروں کو میدانوں کو وہ خاطر میں کب لاتا ہے
ہر رات کے پچھلے حصّہ میں کچھ دولت لٹتی ہوتی ہے
جو سوتا ہے وہ کھوتا ہے جو جاگتا ہے وہ پاتا ہے

ماخوذ

# مقصد

مؤمنہ کے اجراء کا مقصد اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ طبقۂ نسواں کی صحیح خدمت انجام دیجائے اور یہ قرآنی علم وعمل کی دعوت کے سوا اور کچھ نہیں۔ میں جانتی ہوں کہ آج زمانہ اسکا ساتھ دینے کیلئے طیار نہیں۔ لیکن اس کو کیا کیا جائے کہ میں بھی زمانہ کا ساتھ نہیں دے سکتی انبیاء علیہم السّلام کا ساتھ زمانے نے کبھی نہیں دیا۔ لیکن ان برگزیدہ ہستیوں نے بھی کبھی زمانہ کا ساتھ نہیں دیا بلکہ کوشش کی کہ زمانہ اُن کا ساتھ دے اور ہوا بھی یہی۔ پس انھیں اللہ والوں کا اسوۂ حسنہ ہمارے پیش نظر ہونا چاہیئے۔

وہ طبیب نادان ہے جو مریض کی مرضی پر چلے اور پھیلی ہوئی وباہیں اضافہ کا باعث بنے۔ لہٰذا آج جو قسم قسم کی بیماریاں پھیلی ہوئی ہیں اور خدا کی بندیاں طرح طرح کے مرض میں مبتلا ہیں اس کے لئے نسخۂ شفا (قرآن) ہی پیش کرتا ہے۔ خواہ مریض منہ بنائے یا ناک بھوں چڑھائے۔

مجھے اس بات کا بھی علم ہے کہ اس مقصد کے سے مؤمنہ کا جاری ہونا عوام کیا خواص کے لئے بھی کوئی دلچسپی کا باعث نہیں ہوسکتا۔ لہٰذا مالی دقتوں کا سامنا بھی ہوگا۔ وہ بھی اس کاغذ کی گرانی کے زمانے میں تاہم مجھے اپنا فرض انجام دینا ہے۔ اور بارگاہِ خداوندی میں التجا کرتی ہے کہ وہ صراطِ مستقیم پر چلنے چلانے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

صبیحۃ النساء

# درسِ قرآن

"مؤمنہ" میں دو حصّے ہوں گے۔ پہلے حصہ میں مضامین۔ اور دوسرے حصّہ میں درسِ قرآن۔

مضامین نظم ہوں یا نثر سب کے سب قرآن مجید سے متعلق ہوں گے۔ جو معلومات میں اضافہ کا باعث اور شوق پیدا کرنے کا سبب بن سکیں۔

"درسِ قرآن" مسلسل شائع ہوگا۔ ہر ماہ تیس ۳۰ درس ہوں گے تاکہ خریدار اس کا مختلف طریقوں سے استعمال کریں۔ اپنے بچّے اور بچّیوں کو ہر روز ایک ایک درس دیا جا سکتا ہے۔ معلّم و معلّمات کو تاکید کی جا سکتی ہے کہ وہ اسکے ذریعہ سے بچّوں کو تعلیم دیں۔ مساجد اور مدارس میں بھی اس کو جاری کیا جا سکتا ہے۔ ہر مقام پر "بزمِ قرآن" اور "درسِ قران" قائم ہونا چاہیئے تاکہ کلامِ الٰہی کی صدا سے ہر گلی و ہر کوچہ اور ہر گھر گونج اٹھے۔

درسِ قرآن کا سلسلہ آیندہ اس طرح جاری رہے گا کہ الگ سے پوری کتاب تیار کرلی جا سکے۔ امّید ہے کہ خریداروں کی طرف سے پسندیدگی کا اظہار کیا جاوے گا۔

صبیحۃ النساء

# زنانہ قرآن کالج کے قیام کی مبارک تجویز

اُستاذی حضرت مولانا ابومحمد مصلح مدظلہ' نے "جامعہ قرآنیہ" کی بنیاد ڈال دی اور اب آگے اس پر عمارت اٹھانی ہے۔ قرآنِ مجید کی بامعنی تعلیم عام کرنے کے سلسلے میں بچوں کی تفسیر کی اشاعت نے آدھا کام کر دیا اور اب باقی نصف مُعلّمینِ قرآن کی تیاری سے مدِنظر ہے۔ لیکن اس سے کس کو انکار ہو گا کہ طبقۂ نسواں کو بھی اس کی سخت ضرورت ہے۔ لہٰذا میری درخواست پر حضرت اُستاذ نے اس تجویز کو پسند فرمایا اور سرپرستی کا وعدہ فرمایا ہے کہ "زنانہ قرآن کالج" کے نام سے بلدہ میں ایک تعلیم گاہ قائم کی جائے جس میں نصاب وہی ہو جو جامعہ قرآنیہ کا طے کردہ ہے" زنانہ قرآن کالج" میں ایسی معلّمات کو تعلیم دی جائے جو بعد میں قرآنِ مجید کی بامعنیٰ تعلیم دینے کا کام کریں۔ نیز نمونہ کے طور پر چھوٹی بچیوں کو بھی داخل کیا جائے۔ جزئیات آئندہ طے ہوں گے۔ فی الحال میں چاہتی ہوں کہ اس تجویز سے جن بزرگوں اور بہنوں کو اتفاق ہو وہ تائید فرما کر شکر گزاری کا موقع دیں۔ اور اس سلسلے میں مناسب تجویز سے نوازیں تاکہ یہ خیال ایک فرد کا خیال باقی نہ رہے۔

صُغریٰ

# قرآن نے عورتوں کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

یہ وہ تقریر ہے جو عزیزی صبیحۃ النساء کی شادی کے موقع پر ضبطِ تحریر میں آئی

ابو محمد مصلح

قرآن حکیم نے جو حکومت قائم کرائی اس میں عورت کو بھی نمایاں جگہ ملی۔ اس کی حیثیت برقرار رہی۔ اس کا اقتدار بڑھ گیا۔ وہ سامانِ تعیش باقی نہیں رہی کہ جس طرح جی چاہا استعمال کیا اور گھر کی ایسی زینت بھی نہیں کہ جب جی چاہا بدل ڈالا یا علٰحدہ کر دیا اپنے خاص دنوں یعنی ماہوار کے ایام میں ایسی ناپاک کہ اس کے ہاتھوں کا چھوا ہوا کھانا پانی بھی حرام۔

عورت مجسم بدی نہیں رہی۔ مجرمہ نہیں قرار پائی۔ حوا کا جرم اس کو ورثہ میں نہیں ملا۔ اسے شیطان کا دروازہ نہیں سمجھا گیا۔ اور شیطان مجسم نہیں بتایا گیا۔ اس کو ہر وقت ڈنک مارنے والے بچھو سے مثال نہیں دی گئی اور زہریلی ناگن سے منسوب نہیں کیا گیا۔

یہ رسم و رواج کی بھینٹ چڑھنے اور نا اتفاقی کی چتا پر جلنے کے لیے بھی نہیں دی اور ایک ہی باپ اور ماں کی اولاد ہو کر اپنے اس حق سے بھی محروم کہ مرد تو بیوی کے مرجانے کے بعد یا اس کی موجودگی میں بھی دوسری شادی کر سکتا ہے مگر یہ بدھوا ہونے کے بعد دوسری

شادی نہیں کرسکتی بلکہ مرتے دم تک نامرادی کی ہی زندگی بسر کرنے پر مجبور ہے۔
اور یہ بھی نہیں کہ عورت کئی کئی مردوں کی ملکیت ہے اور حظّ نفسانی کا شکار بنی ہوئی ہے۔ یا پھر یہ کہ عورت مرد کے لئے ہے لیکن مرد عورت کے لئے نہیں۔

قرآن نے کہا! فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَا معصوم فطرت ہر مولود کو معصوم پیدا کرتی ہے۔ جس میں عورت بھی برابر کی شریک ہے۔ اس کو "محصنات" کے معزز خطاب سے نوازا۔ قرآن نے کہا! هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ مردو! عورتیں تمہارا لباس ہیں اور تم عورتوں کا لباس ہو۔ قرآن نے کہا! مرد اور عورت نفس واحد سے پیدا کئے گئے ہیں۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ باہم اس سلسلے میں کوئی تخالف نہیں۔

قرآن نے کہا! رسول مردوں کی ہدایت کے لئے بھی آئے اور عورتوں کی ہدایت کے لئے بھی۔ پس ان میں سے جو کوئی بھی اس کو قبول کرے، اور نیک عملی کی زندگی بسر کرے اس کے لئے جنّت ہے۔ قرآن نے کہا! اس کا نزول مردوں کے لئے بھی ہے اور اس کی برکتیں عورتوں کے لئے بھی ہیں۔

قرآن نے نکاح اور مہر کو پہلی اور ضروری چیز قرار دیا جو دیگر بیشمار فوائد کے علاوہ عورت کی حرمت اور عزّت پر دو شاہد ہیں۔

قرآن نے عورت کو مرد کے برابر درجہ دیا۔ قرآنی تعلیمات نے عورت کے مرتبہ کو بلند کیا۔ قرآن نے عورت کی بہبودی کے لئے جو کچھ کیا کسی اور نے

نہیں کیا۔ قرآن نے عورت کے ساتھ انصاف کیا۔ حالانکہ اس سے پہلے اس کے ساتھ ناانصافی ہی ہوتی رہی۔

قرآن نے عورت کے ساتھ لطف و کرم روا رکھا۔ اب عورت مرد کی محکومی کے لئے نہیں رہ گئی بلکہ وہ گھر کی مالکہ قرار پائی۔ اس کے حال زار کی عظیم الشان اصلاح ہوئی۔ اس کا ذلیل سمجھا جانا یک قلم موقوف ہو گیا۔ قرآن نے عورتوں کے پورے پورے حقوق دلوائے جس کے بعد کوئی کمی باقی نہیں رہ گئی۔ اگر عورت مرد کے لئے قرار پائی تو مرد عورت کے لئے قرار پایا۔ قرآن نے عورت کو موانست کا سرچشمہ قرار دیا۔ لِتَسْكُنُوٓا اِلَیْهَا اسی کی شان میں ہے۔ گویا یہ ایک دوسرے کے غمخوار ہیں اور عورت مرد کی شریکِ زندگی ہے۔

قرآن میں ہے۔

جو نیک عمل کرے۔ خواہ وہ مرد ہو یا عورت، جو ایمان لائے خواہ وہ مرد ہو یا عورت، ضرور بہشت کا وارث ہوگا۔

جو نیک عمل کرے۔ خواہ مرد ہو یا عورت ہم اس کو مسرت کی زندگی بخشیں گے۔

بالیقین، اطاعت کرنے والے مرد اور اطاعت کرنے والی عورتیں مومن مرد اور مومن عورتیں فرماں بردار مرد اور فرمان بردار عورتیں، سچ بولنے والے مرد اور سچ بولنے والی عورتیں۔ صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی

عورتیں۔ تواضع کرنے والے مرد اور تواضع کرنے والی عورتیں، زکوٰۃ دینے والے مرد اور زکوٰۃ دینے والی عورتیں روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں، شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں، خدا کو یاد کرنے والے مرد اور خدا کو یاد کرنے والی عورتیں (الغرض) ان سب کے لئے خدا نے عظیم الشان انعام مہیّا کر رکھا ہے۔

قرآن نے مرد، عورت کے صحیح تعلّقات قائم کرائے اور نکاح کے ذریعہ سے جانبین میں عجیب رشتہ پیدا کر دیا ہے۔

قرآن نے نکاح اور اسکے ضابطہ سے عورت مرد کے غیر منضبط میل جول اور اس کے بدنتائج کا ہمیشہ کے لئے سدِّباب کر دیا۔

قرآن نے (عدل قائم نہ رکھ سکنے کی شکل میں) صرف ایک بیوی پر اکتفا کرنے کو کہا۔ قرآن نے اگر مرد کو طلاق کا حق دیا تو عورت کو بھی خلع کا اختیار بخشا۔ عورت خواہ حسن و جمال کی مالک نہ ہو اور اپنے اندر کوئی دلکشی نہ رکھتی ہو پھر بھی اس کا مرد پر حق ہے۔

قرآن ہی ہے جس نے مرد اور عورت کے جذبات کا صحیح استعمال بتایا، جو انسانیت کے لئے اور تہذیب و تمدّن کے لئے اتنا ہی ضروری ہے جتنا جسم کے لئے جان۔

ابو محمد مصلح

# نوکروں سے شکایت

عام طور پر اوسط درجہ کے گھروں میں خادم اور خادمہ کی ضرورت محسوس کی جاتی ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہی یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ بہت کم گھر میں جہاں جم کر خادم یا خادمائیں رہتی ہوں۔ آج کہیں ہیں تو کل کہیں۔ اس میں گھر کے مالک اور مالکہ کا بھی قصور ہے اور خادم و خادمہ بھی ملزم ہیں۔

مالک و مالکہ چاہتی ہیں کہ جیسا ان کا جی چاہتا ہے کام ٹھیک ویسا ہی انجام پائے۔ یہ بہت مشکل ہے۔ یہ تو اسی وقت ہو سکتا ہے جبکہ کام لینے والے ہی روح کام کرنے والے کے قالب میں سما جائے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ کام کرنے والے کی چند سے تربیت کی جائے اور اپنا مزاج شناس بنایا جائے۔ یہ نہیں کہ ادھر ملازمت کا معاملہ طے ہو اور ادھر مطالبہ شروع ہو گیا۔

بعض اوقات کام کرنے والے کچھ مناسب ہاتھ آئے تو کام لینے والے مناسب نہیں ہوتے اور کبھی کام لینے والے مناسب نہیں ہوتے اور کبھی کام لینے والے بھلے آدمی ہیں تو کام کرنے والے اس لائق نہیں ہوتے ایک سبب شکایت کا یہ بھی ہے۔

قرآن مجید میں ہے کہ تمہارے لئے تمہارے رسول میں مثال ہے۔ مسلمان مرد عورتوں کو دیکھنا چاہیئے کہ خادم اور خادماؤں سے رسول صلعم

اور آپؐ کی ازواج مطہرات کا کیا سلوک تھا۔ اسی طرح خادم اور خادمائیں بھی وہیں سے مثال تلاش کریں اور اپنے کو اسی سانچہ میں ڈھالیں۔ اس سے زیادہ کوئی اور تدبیر اس سلسلے میں بہتر نہیں ہوسکتی۔

میں جس نتیجہ پر پہنچا ہوں وہ یہ ہے کہ ایمان دنیا سے مفقود ہوگیا ہے لیکن ہم کام کرنے والوں کے متعلق فرض کر لیتے ہیں کہ اس کو ایماندار ہونا ہی چاہئے۔ اور جب وہ اس معیار پر پورے نہیں اترتے ہیں اور ادھر یہ ہے کہ ان کی بے ایمانی اس کو برداشت نہیں کرتی۔ چلئے رنجش بدنامی اور شکایت سب کچھ موجود۔

حضرت انس رضی اللہ عنہٗ آنحضرت صلعم کے خادم تھے برسوں آپ خدمت نبوی صلعم میں رہے مگر کہتے ہیں کہ حضور صلعم نے کبھی یہ نہیں کہا کہ ........ تم نے یہ کام کیوں نہیں کیا۔ یہ تحمل و برداشت کی مثال ہے۔

ایک شخص کو باورچی کی ضرورت ہے۔ لیکن ایک ضرورت مند کو جو قطعاً اس کا اہل نہیں اس جگہ پر مقرر کر لیا جاتا ہے۔ اب بتائیے شکایت پیدا نہ ہوگی تو اور کیا ہوگا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ جو جس لائق ہو اس سے وہی کام لینا چاہیے۔

ابو محمد مصلح

# تربیتِ اطفال

خوردسال بچے کی بیماری یا ہلاکت کے دو بڑے سبب ہوتے ہیں۔ بچہ جب ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے یا پیدا ہونے کے بعد جب تک دودھ پیتا ہے ماں کی صحت و بیماری کا اثر قبول کرتا ہے۔ جاہل اور نادان و بے پرواعورتیں جو مضر چیزیں برداشت کرلیتی ہیں، ان کا خیال نہیں ہوتا کہ بچہ اس کو کیوں کر برداشت کرسکتا ہے۔ اس لئے بچے کی تندرستی کے لئے خود ماں کی تندرستی کا لحاظ ضروری ہے۔ بالخصوص غذا کے استعمال میں باقاعدگی اور مناسبت حد درجہ لازمی ہے بچہ جب ماں کے پیٹ میں ہو اسی وقت سے اس طرف توجہ ضروری ہے پھر ولادت کے بعد زچہ بچہ ہر دو۔ کھانے، پینے، پہننے، سونے اور جاگنے وغیرہ میں احتیاط برتیں۔ نوزائیدہ بچے کی حفاظت کے لئے سامان پہلے سے فراہم ہو اور اس کا بروقت استعمال کیا جائے۔ بچے کو وقت پر غذا دینا۔ کھلی ہوا میں ٹہلانا آرام کی نیند سونے دینا غسل کرانا۔ منہ دھلانا۔ جلد اور کپڑے کو صاف رکھنا ضروری امور ہیں۔ عند اللہ و عند الناس بچہ کو بہتر بنانا لازمی ہے

بیبیو! قرآنی فضائیں اپنے بچوں کی پرورش کرو۔ اور ان کو قرآنی بناؤ۔ تاکہ یہ دین و دنیا دونوں کے مالک بنیں۔

"مُصلح"

# بچوں کو تمباکو نوشی سے بچاؤ

تمباکو بلا کی طرح نازل ہوا ہے۔ حقّہ اور ناریل پہلے رائج تھا۔ اب بیڑی سگریٹ کی کثرت ہے۔ پہلے امراء اور ضعیف العمر ہی زیادہ تر اس کا استعمال کرتے تھے اب عورتیں اور بچے بھی استعمال کرنے لگے ہیں۔ ریل کا ڈبّہ اور دور کا سفر جو لوگ بیڑی سگریٹ کا استعمال نہیں کرتے ان کے لئے مصیبت بن گیا ہے۔ اپنا تو یہ حال ہے کہ اس کی یاد سے ہی پریشان ہو جاتا ہوں۔ ریل کے ڈبّے میں کھڑکی سے سر باہر کالنا خطرہ سے خالی نہیں لیکن زیادہ وقت اسی طرح گزرتا ہے کیونکہ ہر طرف سے دھواں دھار کش پر کش لگ رہے ہیں۔ ساتھ ہی تھوکنا بھی بھاری ہے۔ مارواڑی چرس کے عادی ہوتے ہیں یہ اور بھی پلید اور غلیظ چیز ہے۔ لیکن بیڑی چونکہ ارزاں ہے اس لئے زیادہ تر لوگ اسی کا استعمال کرتے ہیں اور انجن کی طرح دھواں اڑاتے ہیں۔ راستہ چلتے چلتے ایسے حادثات بھی پیش آتے ہیں کہ کسی نے بے محابا روک لیا ہے اور بیڑی یا کم از کم دیا سلائی کا طالب ہے۔ ارے بھائی میں بیڑی نہیں پیتا یہ کہتے ہوئے آگے بڑھ جانا پڑتا ہے۔ بڑے چھوٹوں کے سامنے جب حقّے۔ بیڑی اور سگریٹ وغیرہ کا استعمال کریں بلکہ بسا اوقات انھیں سے اپنی ضرورت پوری کرائیں تو پھر خود چھوٹوں کے لئے اس سے نفرت کرنے کی کیا گنجایش باقی رہ جاتی ہے۔ بچے

اس کو کیوں معیوب سمجھیں انھیں تو گویا اس کا سبق دیا گیا ہے۔ایسا سبق جو کبھی بھولنے کا نہیں اس لئے آپ دیکھیں گے کہ زیادہ سے زیادہ ۸ برس کا بچّہ جو قرینے سے کسی کا نوکر معلوم ہوتا ہے بازار سودے سلف کے لئے جارہا ہے اور بیڑی یا سگریٹ پیتا جارہا ہے۔یہ پیسہ کہاں سے آیا۔ظاہر ہے کہ چوری کیا گیا ہے۔ چوری کی عادت کس نے دلائی بڑوں نے کیا تمباکو جیسی چیز کے استعمال سے صحت اچھی رہ سکتی ہے ہرگز نہیں ہونٹ کالے ہو جائیں گے دل و دماغ سمجھ بوجھ سے خالی نظر آئیں گے۔حقّہ پھر بھی غنیمت تھا۔اس بیڑی نے تو بیڑا ہی غرق کیا ہے۔جیل خانوں میں تمباکو پر بڑی بندش ہے۔سپرنٹنڈنٹ جیل فائل کے اندر ہونٹ ہٹا کر دیکھتا ہے۔کانگریسی قیدی اس پر بہت بگڑے تھے۔مگر مولانا شوکت علی مرحوم کو بھی نہیں چھوڑا گیا۔مگر اس سے کیا ہوتا ہے۔جیل کے ملازم انھیں قیدیوں سے رشوتیں حاصل کرتے اور تمباکو فراہم کرتے ہیں۔بات یہ ہے کہ جرائم کے روکنے کی یہ شکل ہی غلط ہے۔

تمباکو کے حصول کیلئے ناگفتہ بہ قصور اور جرائم کا ارتکاب عمل میں آتا ہے۔بالخصوص چھوٹے بچّوں کے اخلاق خراب ہو جاتے ہیں۔روس کا مشہور مصلح اور ادیب کاونٹ ٹالسٹائی کا خیال ہے کہ کسی درجہ میں سگریٹ کا نشہ شراب سے بھی بدتر ہے لیکن اسلام نے تو ہر نشہ کو حرام کہا ہے مگر وہ بھی وہ مگر وہ جو دوسروں کیلئے اذیت رساں ہو حرام سے کم نہیں قرآن نے اسراف سے منع کیا ہے۔تمباکو نوشی بھی اسراف ہی میں داخل ہے صحت کے لئے اذیت رساں مزید برآں۔

"ابو محمد مصلح"

# انفن ٹون

ایک مفید خوش ذائقہ شربت ہے جو شیر خوار بچوں کے لئے تیار کیا گیا ہے۔ ان کے نازک آلاتِ ہضم کے افعال کو درست کردیتا ہے اور سوء ہضمی کی شکایت سے بچوں کو محفوظ رکھتا ہے اور حقیقی تندرستی و توانائی بخشنے میں بہترین معاون ہے۔ بچوں کے فساد ہضم۔ قے۔ قبض۔ اسہال۔ مروڑ۔ وغیرہ امراض اور دانت نکلتے وقت کی تکالیف میں یا اسوقت جبکہ گائے وغیرہ کا دودھ ناموافق ہو رہا ہے تو اس کو ماں کے دودھ کی طرح سریع الہضم بنانے کے لئے تنہا یا دودھ میں ملا کر دن میں دو یا تین مرتبہ بچوں کو استعمال کرانا چاہئے۔

## مقدار خوراک

روز پیدائش سے ایک ماہ کی عمر تک نصف چمچہ چائے کا

| | | |
|---|---|---|
| ۳ ماہ کی عمر تک | ایک چمچہ " | " |
| ۶ " " | ۱½ " | " |
| ۱ سال کی عمر تک | ۲ " | " |
| ۲-۳ " " | ۲ سے ۳ | " |

ساختہ۔ انفن ٹون مانوفیکچرنگ کمپنی حیدرآباد دکن

# جامعہ قرآنیہ

جامعہ قرآنیہ ۔ اپنی نوعیت کی واحد تعلیمگاہ ہے ۔ اس میں معلّم پیشہ اور حفاظِ قرآن مجید کو بامعنیٰ قرآن مجید کی تعلیم دینے کے لئے استاد بنایا جاتا ہے ۔ مدّتِ تعلیم صرف تین ماہ ہے ۔ قیام کے علاوہ طعام کا مفت انتظام ہے ۔

اگر آپ "جامعہ قرآنیہ" کی مالی امداد کرنا چاہتے ہوں تو اس کے صلے میں قرآنی موضوع پر ادارۂ عالمگیر تحریک قرآن مجید کی شائع کردہ کتابیں پیش کی جاتی ہیں جو سب کے لئے موزوں ہیں ۔

یکصد روپئے سالانہ کی امداد بھی فرمائی جاسکتی ہے ۔ اور بارہ روپئے سالانہ کی بھی اس سلسلے میں نہایت مفید کتابیں معاونین کو دی گئی ہیں ۔ آپ بھی ہم خرما و ہم ثواب کی مصداق بنیں ۔

ناظم ۔ جامعہ قرآنیہ ۔ حیات نگر
حیدرآباد دکن

# درس قرآن

# درس قرآن

درسِ قرآن جس طرح پر شائع کیا جا رہا ہے۔ وہ نہایت عام فہم اور مختصر ہے۔ تاکہ ناظرین میں جو لوگ بھی ہوں اس کو آسانی کے ساتھ سمجھ جائیں۔ پھر یہ کہ ان کا وقت بھی کم سے کم صرف ہو اور گراں نہ گزرے۔

اب ضرورت ہے کہ مساجد کے ائمہ۔ انجمنوں کے اراکین گاؤں اور محلہ کے دردمند اور نوجوان حضرات اِدھر متوجہ ہوں اور باقاعدہ ہر روز ایک درس کے لئے مستعد ہو جائیں۔

مدارس اور مکاتب کے مدرسین حضرات بھی بچّوں کو اِس درس سے فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔

والدین اپنے بچّوں اور بچیوں کو اِس درس کے ذریعہ سنوا سکتے ہیں۔

درسِ قرآن کیا ہے؟ ایک گشتی مدرسہ، ایک گشتی اسکول بلکہ ایک گشتی کالج اور ایک یونیورسٹی۔

ضرورت ہے کہ سارے ہندوستان میں درسِ قرآن کا جال بچھ جائے۔

ابو محمد مصلح

# درس (۱)

اَعُوْذُ - میں پناہ چاہتی ہوں بِاللّٰہِ - اللہ کی مِنَ - سے الشَّیْطَانِ - شیطان - الرَّجِیْم - مردود -

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

میں اللہ کی پناہ چاہتی ہوں، شیطان مردود کے بہکانے اور بھلانے سے

## تفسیر

شیطان نے خدا کا حکم نہیں مانا - اپنے کو بڑا جانا اس لئے خدا کی رحمت سے دور ہوا - اب وہ نہیں چاہتا کہ آدمی نیک کام کرے اس لئے وہ برے کام کرانے کی فکر میں لگا رہتا ہے - خاص کر قرآنِ مجید پر عمل کرنے سے روکتا ہے اس لئے ہمیں اللہ تعالٰے کی مدد مانگنی چاہئے - یعنی قرآنِ مجید کی تعلیم معنٰی و مطلب کے ساتھ عمل کی غرض سے حاصل کرنا چاہئے - اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دینی چاہئے

## فائدہ

خدا کا حکم ہے کہ قرآنِ مجید پڑھنے لگو تو سب سے پہلے اَعوذ پڑھو -

# درس (۲)

ب ۔ ساتھ ۔ اِسْمِ ۔ نام ۔ اللہ ۔ خدا ۔ الرَّحْمٰن بیحد بخشش والا ۔ الرَّحِیْم نہایت رحم والا ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع بیحد بخشش والے ۔ بے انتہا رحم والے اللہ کے نام سے

## حاصل مطلب

پیغمبر خدا آنحضرت صلعم جب کوئی کام کرتے تو "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" فرماتے آپ کا ارشاد ہے کہ جو کام خدا کا نام لے کر نہ کیا جائے ۔ اس میں برکت نہیں ہوتی خود خدائے پاک نے بھی اپنی کتاب کا آغاز بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے کیا ہے۔ اللہ والو اور اللہ والیو! اللہ کو کسی حال میں بھی نہ بھولو ۔ اس کی مرضی کے خلاف کوئی کام نہ کرو ۔ جب کوئی کام کرنا ہو تو خیال کرلو کہ یہ کام خدا کا پسندیدہ ہے یا نہیں۔ اور سنو ۔ خدا کا پسندیدہ ، ناپسندیدہ ، کام جاننے کے لئے قرآن کا معنی و مطلب کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے ۔ اگر تم نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا سبق اچھی طرح سمجھ لیا اور اس پر عمل کرنے کے لئے تیار ہوگئیں تو تم سے کوئی برا کام سرزد نہ ہوگا ۔ تم جب کریں گی اچھا ہی کام کرینگی

# سورۂ فاتحہ

# درس (۳)

اَلْحَمْدُ ۔ سب تعریفیں ۔ لِلّٰہِ ۔ اللہ ہی کے لئے ہیں ۔ رَبِّ ۔ پالنے والا ۔ اَلْعٰلَمِیْنَ ۔ سارے جہانوں کا ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں ۔ جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے جو بخشش والا بے انتہا رحم والا ہے

# حاصل مطلب

درحقیقت جو آدمی اللہ تعالیٰ میں ساری خوبیوں اور سارے حسن و جمال کا نظارہ کریگا۔ وہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے دل نہیں لگائے گا۔ چاند۔ سورج۔ ستارے۔ آگ۔ پانی۔ گائے۔ زر و جواہر۔ الغرض کائنات میں سے کسی کی بھی پرستش نہیں کریگا۔ بلکہ مخلوق کو دیکھکر خالق کو یاد کرے گا۔ وہ گلاب کے پھول کو دیکھے گا تو سبحان اللہ کہے گا۔ بلبل کا نغمہ سنیگا تو خدا کی محبت میں سر دُھنے گا۔

خدا رب العالمین ہے۔ مخلوقات کے پیدا کرنے سے پہلے اس نے ان کی پرورش کا سامان فراہم کر دیا ہے۔

خدا کی بخشش اور خدا کا رحم و کرم ایک لمحہ کیلئے بھی ہم سے جُدا ہو جائے تو ہم ہلاک ہو جائیں۔ بھائی بہنو! خدا سے محبت کرو۔ اس کی محبت کو دل میں اس طرح جگہ دو کہ پھر کسی چیز کی محبت باقی نہ رہے۔ اسکی پرورش پر ایمان لاؤ اور روزی حاصل کرنے میں اسکی نافرمانی سے بچو۔ تم بھی اپنے کو اللہ تعالیٰ کے اخلاق سے آراستہ کرو۔ بخشش کی عادت کرو اور رحم کا شیوہ اختیار کرو۔

## درس (۴)

مَالِكِ۔ بادشاہ۔ یَوْمِ۔ دن۔ اَلدِّیْنِ۔ بدلہ۔ انصاف قیامت۔ اِیَّاكَ۔ تیری ہی۔ تجھی سے۔ نَعْبُدُ۔ ہم بندگی کرتے ہیں۔ وَ۔ اور نَسْتَعِیْنُ۔ ہم مدد چاہتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ | |
| بادشاہ بدلے کے دن کا (خدایا) ہم تیری ہی بندگی کرتے ہیں اور ہم تجھی سے مدد چاہتے ہیں | |

## حاصلِ مطلب

اللہ تعالیٰ نے دنیا کی زندگی میں ہر شخص کو کچھ نہ کچھ اختیار دے رکھا ہے لیکن آخرت کی زندگی میں سارے اختیارات صرف خدا ہی کو ہوں گے اور وہی مالک الملک اور مختارِ کُل ہوگا۔ دوسرے یہ کہ انہیں اختیارات کی وجہ سے دنیا عمل کی جگہ ہے۔ اور دارِ آخرت اُسکے بدلے کی جگہ وہاں عمل نہیں۔ بلکہ عمل کا بدلہ ملے گا۔ نیکوں کو جنت اور بدوں کو دوزخ خدا کی بندیو! جب معاملہ یہ ہے تو خدا کی بادشاہی کو آج ہی قبول کرلو اور اس کے حکموں سے سرتابی نہ کرو۔

"بندگی" اور "عبادت" آقائے حقیقی اور معبودِ برحق کی پوری پوری فرماں برداری کا نام ہے۔ جس کو قرآنِ مجید میں بیان کیا گیا ہے۔ اسی میں نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ۔ جہاد۔ تلاوتِ قرآن وغیرہ سب ہیں۔ بلاواسطہ ہو خواہ واسطہ سے۔ استعانت کا خزانہ بھی خدا ہی کے ہاتھ ہے۔ اس لئے اپنی آرزؤں کا مرکز اسی کو قرار دیا جائے۔

## فائدہ

عمل کے بدلہ سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ آگ کے چھونے سے آبلے پڑ جاتے ہیں۔ پانی میں ہاتھ ڈالو تو ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے۔

## درس (۵)

اِهْدِنَا۔ چلا ہمکو۔ صِرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ۔ سیدھی راہ۔ اَلَّذِيْنَ۔ ان لوگوں کا۔ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ۔ جن پر تو نے انعام کئے

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝

چلا ہم کو سیدھی راہ پر راہ ان لوگوں کی جن پر تو نے انعام کیا۔

## حاصل مطلب

جتنے منہ اتنی باتیں۔ لوگوں نے خدا کے نام پر بھی ہزاروں راہیں نکال لی ہیں اور آئندہ کو بھی نکال سکتے ہیں۔ اس لئے ایک طرح سے گویا اس آیت شریف نے یہ خیال دلایا اور اس بات کی تنبیہ کر دی۔ کہ دیکھو دیکھو! دھوکا نہ کھانا۔ ہر ہاتھ کو خدا کا ہاتھ۔ اور ہر راہ کو خدا کی راہ نہ سمجھ لینا۔ صراط مستقیم تو صرف ایک ہی ہے۔ اسی پر چلنا۔ انبیاء علیہم السّلام۔ صدیقین۔ شہداء اور صلحاء اسی صراط مستقیم پر چل کر اللہ تعالیٰ کے انعامات کے مستحق ہوئے۔ تم بھی انہیں کی پیروی کرنا۔

ایمان والو! اور ایمان والیو۔ صراطِ مستقیم قرآن مجید ہے۔ سب نبیوں کے سردار اور خدا کے سب سے پیارے بندے آنحضرت محمد صلعم اسی قرآن کے بتائے ہوئے راستہ پر چلے اور قیامت کیلئے دوسروں کے واسطے بھی اسی صراطِ مستقیم کو سونپ گئے۔ اس لئے سب مل کر اس خدا کی رسّی کو مضبوط تھامو!

## درس (۶)

غَيْرِ۔ نہ۔ اَلْمَغْضُوْبِ۔ غصّہ ہوا۔ عَلَيْهِمْ۔ جن پر۔ لا۔ نہ۔ اَلضَّآلِّيْنَ۔ گمراہ ہوئے۔

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝

نہ (ان کی راہ چلا) جن پر تیرا غصّہ ہوا اور نہ (ان کی راہ چلا) جو گمراہ ہوئے۔

## حاصل مطلب

سورۂ الحمد شریف کے اوّل نصف میں اللہ تعالیٰ کی ثناء و صفت اور نصف اخیر میں بندہ کی حقیقی دعاؤں کا اظہار ہے۔ اور یوں تو اس پوری سورت کو خدا کے دربار میں ایک عرضی یا درخواست سمجھنا چاہیئے۔ اسی لئے نماز جو دربارِ خداوندی کا عمل ہے۔ اس میں ہر رکعت کے

اندر الحمد شریف پڑھی یا سنی جاتی ہے۔

بھائیو اور بہنو! اب آپ کو معلوم ہو گیا کہ انبیا، صدیقین، شہدا اور صلحا جس راستے پر چلے وہی کامیابی کا راستہ ہے اور اس صراطِ مستقیم کا نام "قرآن" ہے تو اب اپنے لئے بھی اور دوسروں کے لئے بھی۔ قرآن مجید کی تعلیم معنی و مطلب کے ساتھ "عمل کی نیت" سے عام اور لازمی کرنا ضروری ہو گیا تاکہ اس صراطِ مستقیم پر چلنے کی طاقت بھی پیدا ہو جائے۔ اسی طرح مغضوبین اور ضالین کا طریق بھی سمجھ میں آجائے۔ اس سورت کے ختم پر آمین (خدایا! ایسا ہی ہو) کہنا مسنون ہے۔

# درس (۷)

سورۂ بقر۔ مدینہ میں اتری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بیحد بخشش والا نہایت مہربان

الٓمّٓ۔ الف لام میم۔ یہ حروف مقطعات ہیں۔ الگ الگ کرکے پڑھے جاتے ہیں۔ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ۔ یہ کتاب ہے۔ لَا رَيْبَ فِيْهِ۔ جس میں شک نہیں هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ۔ منزل مقصود تک پہنچانے والی ہے متقیوں کو۔

| |
|---|
| الٓمّٓ ۝ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ |
| الٓمّٓ ۝ یہ کتاب ہے جس میں شک نہیں۔ منزل مقصود تک پہنچانیوالی ہے متقیوں کو۔ |

## حاصلِ مطلب

سورۂ فاتحہ میں بندے نے اپنے آقائے حقیقی سے درخواست کی تھی کہ ہمیں صراطِ مستقیم پر چلا۔ خدائے قدوس نے اسکو منظور فرمایا۔ اور سورۂ بقر میں ارشاد ہوا کہ منزلِ مقصود تک پہنچانیوالا قرآن

ہے۔ اور اس میں جو بات بتلائی گئی ہے وہ ہر قسم کے شک سے پاک ہے۔ اس میں جو کچھ ہے قطعی ہے، خدائے برحق کا نازل کیا ہوا ہے پچھلی کتابوں میں جس کتاب کے نازل ہونے کی خوشخبری دیگئی تھی یہ وہی ہے۔

بیشک یہ کتاب سراپا ہدایت ہی ہے۔ مگر منزل مقصود تک صرف انہیں کو پہنچائیگی جو متقی ہوں گے۔ خدا کے حکموں پر چلیں گے۔ خدا کی نافرمانی ہرگز نہیں کرینگے۔ دوزخ کے عذاب سے ان کو ڈر ہوگا۔ خدا کے حضور میں حاضر ہونے اور جواب دہی سے لرزاں ہونگے۔ خدا کے انعامات سے محرومی کا خیال خوف دلائیگا۔ مسلمانو! جس میں آدمی کو یقین ہوتا ہے اسکی پہچان یہ ہے کہ پھر کرتا بھی اسی کو ہے اور جس چیز میں شک ہوتا ہے اس پر عمل نہیں کرتا۔ پس تمہاری پہچان بھی اسی میں ہے کہ تم اگر قرآنی تعلیمات پر یقین رکھتے ہو تو اس کے علم و عمل کے لئے حریص نظر آؤ۔

## درس (۸)

اَلَّذِیْنَ۔ جو۔ یُؤْمِنُوْنَ۔ ایمان لاتے ہیں۔ بِالْغَیْبِ۔ بے دیکھی چیزوں پر۔ یُقِیْمُوْنَ۔ قائم رکھتے ہیں۔ الصَّلٰوۃَ۔ نماز کو۔ مِمَّا۔ جو اس میں سے۔ رَزَقْنٰھُمْ۔ روزی دی ہم نے انکو۔ یُنْفِقُوْنَ۔ خرچ کرتے ہیں۔

اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ ۝

جو ایمان لاتے ہیں بے دیکھی چیزوں پر اور نماز کو قائم رکھتے ہیں اور جو ہم نے انکو روزی دی اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

## حاصلِ مطلب

پہلے ارشاد ہوا کہ قرآن متقیوں کو منزل مقصود تک پہنچاتا ہے۔ اب متقی کی صفت اور پہچان بتائی جارہی ہے۔ ایمان بالغیب۔ نماز کا قیام اور مال کا صحیح خرچ۔ ایمان بالغیب میں بہت سی

چیزیں ہیں۔ کراماً کاتبین کا نیکی بدی لکھنا۔ مرنے کے بعد زندہ ہونا۔ دُنیا میں کئے ہوئے کاموں کا بدلہ ملنا۔ بہشت اور دوزخ کا معاملہ پیش آنا وغیرہ۔

نماز کے قیام سے یہ مطلب ہے کہ اس کی جملہ شرطوں کے ساتھ وقت پر ادا کیا جائے۔ اسی طرح مال کے خرچ کا مطلب ہی یہ ہے کہ جس طرح اس کا حصول جائز طریقہ پر ہو اسی طرح خرچ بھی خدا کے حکم کے موجب ہو۔

بھائی بہنو! اس آیت شریف میں تینوں قسم کی عبادت کا ذکر آ گیا ہے۔ دل سے تعلق رکھنے والی، بدن سے ادا ہونے والی اور مال سے جس کا واسطہ ہے وہ بھی آپ کو بھی قرآن کے ذریعہ ہدایات یافتہ بننا ہے۔ متقیوں کی جماعت میں شریک ہونا ہے اسلئے تینوں شرطوں کو پورا کرنا چاہیئے

## فائدہ

ایمان بالغیب کے بغیر دنیا سے جرم اور گناہ دور نہیں ہو سکتے۔

## درس (۹)

وَالَّذِیْنَ۔ وہ لوگ جو۔ بِمَا۔ اس چیز کے ساتھ۔ اس پر اُنْزِلَ۔ اتاری گئی اِلَیْکَ۔ آپ کی طرف۔ مَا جو مِنْ۔ سے۔ قَبْلِکَ۔ آپ سے پہلے هُمْ۔ وہ۔ بِالْاٰخِرَةِ یُوْقِنُوْنَ۔ آخرت کو بھی یقینی جانتے ہیں۔

| |
|---|
| وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ ۝ |
| اور وہ لوگ جو اس چیز (قرآن) پر ایمان لائے جو (اے پیغمبر) آپ کی طرف اتاری گئی اور اس پر بھی جو آپ سے |
| پہلے اتاری گئی (توریت۔ انجیل وغیرہ) نیز وہ آخرت کو بھی یقینی جانتے ہیں۔ |

## حاصل مطلب

متقی کے تین اوصاف اور بیان ہوئے۔ قرآن پر ایمان لانا جملہ صحف سماوی پر ایمان لانا اور آخرت یعنی مرنے کے بعد کی زندگی کا یقین کرنا۔

قرآن پر ایمان کے یہ معنی ہیں کہ انسانوں کے لئے خدا کا آخری پیغام ہے۔ وحی کے ذریعہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔ اس میں جو کچھ ہے اس پر عمل کرنا ہے۔

چونکہ قرآن بھی اسی خدا کا بھیجا ہوا ہے۔ جس نے اس سے پہلے توریت، انجیل وغیرہ کو اپنے خاص بندوں پر بھیجا تھا اس لئے سب پر ایمان لانا بھی ضروری ہے۔ مگر اب علم و عمل کیلئے صرف قرآن ہے۔

آخرت پر یقین کا یہ مطلب ہے کہ پھر وہ عمل کئے جائیں جو وہاں کی زندگی میں کام آئیں اور ایسا کام ہرگز نہ کیا جائے جو عذاب کا باعث ہو۔

اے مسلمانو! کتنا صاف اور واضح بیان ہے جسکو ہر شخص آسانی کیساتھ سمجھ سکتا ہے اور قرآن کے ذریعہ سے اپنے کو متقی بنا سکتا ہے۔ خدا کی حجت تمام ہوئی۔ اب جو کچھ کرنا ہے ہمیں کرنا ہے اور اس سے پہلے کرنا ہے۔ جبکہ کرنے کا موقع باقی نہ رہے۔

## درس (۱۰)

اُولٰٓئِكَ۔ وہی لوگ عَلٰی۔ پر۔ هُدًى۔ ہدایت مِّنْ رَّبِّهِمْ۔ اپنے پروردگار کیطرف سے۔ اَلْمُفْلِحُوْنَ۔ بامراد زندگی والے

اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۙ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

وہی لوگ اپنے پروردگار کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور وہی لوگ بامراد زندگی والے ہیں

## حاصل مطلب

پہلے متقیوں کی چھ صفتیں بیان ہوئیں۔اب یہ فرمایا گیا کہ بس یہی وہ لوگ ہیں جنکو ہدایت یافتہ اور فلاح یافتہ سمجھنا چاہیئے۔معلوم ہوا کہ اس کے علاوہ جو لوگ ہیں نہ تو وہ ہدایت پر ہیں اور نہ فلاح پانے والے ہیں۔

عزیز دوستو اور عزیز بہنو! زندگی تو بہر حال گذر جاتی ہے۔مگر دیکھنا یہ ہے کہ کامیاب زندگی کیا ہے؟ خدا کی پسندیدہ زندگی کیسی ہوتی ہے اور قرآنی زندگی کس کو کہتے ہیں پس زندگی کا گذرنا اصل چیز نہیں ہے اصل چیز تو یہ ہے کہ متقیوں جیسی زندگی گزری یا نہیں انبیاء علیہم السّلام وصدیقین شہداء اور صلحاء کی مبارک زندگی اور انکے نقشِ قدم پر چلنا نصیب ہوا یا نہیں

## فائدہ

قرآن نے آدمیوں کی تقسیم تین طرح پر کی ہے متقی۔کافر۔اور منافق پہلی قسم کا بیان ختم ہوا

## درس (۱۱)

اِنَّ۔اس میں شک نہیں کہ۔اَلَّذِیْنَ۔جو لوگ۔کَفَرُوْا۔کافر ہوئے۔

سَوَآءٌ۔یکساں ہے۔عَلَیْھِمْ۔ان کو۔ءَاَنْذَرْتَ۔آپ ڈرائیں۔

اَمْ۔یا۔لَمْ۔نہ۔تُنْذِرْ۔ڈرائیں۔

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَیْھِمْ ءَاَنْذَرْتَھُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْھُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ○

اس میں شک نہیں کہ جو لوگ کافر ہوئے یکساں ہے کہ آپ انکو ڈرائیں یا نہ ڈرائیں وہ ایمان نہ لائیں گے

## حاصل مطلب

متقیوں کا بیان ختم ہو کر کفار کا ذکر شروع ہوا۔اللہ تعالیٰ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم

کو مخاطب فرماکر ارشاد فرماتا ہے کہ جنھوں نے متقی بننے سے انکار کر دیا۔ قرآنی علم وعمل کو لازم نہیں پکڑا۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب پر یقین کر کے اسکے مطابق زندگی بسر نہیں کی۔ توحید پرستی کو زندگی کا اصل مقصد نہیں سمجھا۔ پیغمبر آخرالزماں پر ایمان لاکر ان کی پیروی کو وسیلۂ نجات نہ جانا۔ بس ایسے لوگوں نے آخری جواب دے دیا۔ اب یہ ہلاک ہو جائینگے۔

بھائیو اور بہنو! کفر وشرک سے خدا کی پناہ۔ اس سے بڑھکر ڈرنے کی اور کوئی بات نہیں کہ اسکے لئے اس کا ڈرانا اور نہ ڈرانا یکساں قرار دیدیا جائے۔ خبردار تمہارے کان اور تمہارا دل ایسا نہ ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سے التجا کیا کرو کہ وہ سننے والے کان اور قبول کرنے والا دل عطا فرمائے۔

## فائدہ

اللہ سے انکار اپنی اصل سے انکار ہے۔ جڑ نہ ہو تو شاخ کہاں سے آئی۔

## درس (۱۲)

خَتَمَ۔ مہر کردی۔ عَلٰی۔ پر۔ قُلُوْبِ۔ دلوں۔ سَمْعِ۔ کانوں۔ اَبْصَارِ۔ آنکھوں۔ غِشَاوَۃٌ۔ پردہ۔ لَھُمْ۔ ان کے لئے۔ عَذَابٌ۔ دکھ۔ عَظِیْمٌ۔ بڑا

خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِہِمْ وَعَلٰی سَمْعِہِمْ ؕ وَعَلٰٓی اَبْصَارِہِمْ غِشَاوَۃٌ ۫ وَّلَہُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝

اللہ نے ان کے دلوں اور ان کے کانوں پر مہر کردی اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔

## حاصل مطلب

جب کفار ومشرکین نے طے کر دیا کہ وہ حق کو قبول نہیں کرینگے اور اپنی بداعمالیوں سے اپنی قبولِ حق کی صلاحیت ہی کو کھو بیٹھے تو انجام کار یہی ہونا تھا کہ خدا نے بھی بس کر دیا۔ اب

نہ اُن کے دل اس قابل رہے نہ کان اور نہ ہی آنکھوں میں حق شناس نور باقی رہا۔ پھر اس کی سزا بھی ایسی ویسی نہیں بلکہ بہت بڑا عذاب ہے۔

مسلمانو! جہاں یہ چیز اپنے لئے قابلِ نفرت ہے۔ دوسروں کے لئے بھی اس قابل ہے کہ ان کو بچایا جائے۔ تمہارے دل میں اس بات کا ولولہ اور جذبہ ہونا چاہیے کہ خدا کے بندوں کو کفر سے اسلام کی طرف لانے کے لئے تن من دھن سے کام آؤ۔

## فائدہ

چونکہ ہم کو اس بات کا علم نہیں کہ کون کب کفر سے باز آکر اسلام کو قبول کرے گا اسلئے قرآنِ مجید کی دعوت و تبلیغ کئے جانا چاہیے۔

## درس (۱۲)

اَلنَّاسِ۔ آدمیوں مَنْ۔ جو۔ یَقُوْلُ۔ کہتے ہیں۔ اٰمَنَّا۔ ہم ایمان لائے۔ مَا۔ نہیں۔ مُؤْمِنِیْنَ۔ ایمان والے

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ○

آدمیوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے حالانکہ وہ ایمان والے نہیں ہیں۔

## حاصلِ مطلب

بعض لوگ زبان سے تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان والے ہیں۔ مگر دل اُن کا انکاری ہوتا ہے۔ ان کا ایمان قول تک رہتا ہے۔ عمل سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔

## فائدہ

ہر مومن مرد اور ہر مومن عورت کو منافقت سے بچنا چاہیے۔ یہی نہیں بلکہ دوسرے

منافق مرد اور منافق عورت کے فریب سے بھی محفوظ رہنا چاہئے۔

## درس (۱۴)

یُخٰدِعُوْنَ - دغا بازی کرتے ہیں۔ یَخْدَعُوْنَ - دغا دیتے۔ اِلَّا - مگر۔ اَنْفُسَھُمْ - اپنے آپکو۔ یَشْعُرُوْنَ - شعور رکھتے

یُخٰدِعُوْنَ اللّٰہَ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَمَا یَخْدَعُوْنَ اِلَّا اَنْفُسَھُمْ وَمَا یَشْعُرُوْنَ ۝

دغا بازی کرتے ہیں اللہ سے اور ایمان والوں سے حالانکہ اپنے آپکو دغا دیتے ہیں مگر اسکا شعور نہیں رکھتے

## حاصل مطلب

منافق سمجھتا ہے کہ وہ اپنی منافقت سے اللہ تعالیٰ کو فریب دیتا ہے۔ مگر اسکا یہ جہل ہے اللہ تعالیٰ تو قادر و توانا اور دانا بینا ہے۔ بھلا کوئی اسکو کیونکر دھوکا دیسکتا ہے۔ اسی طرح مومن کو بھی اس سے کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ اسلئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کا آپ نگہبان ہوتا ہے۔ اب معاملہ صاف ہو کہ یہ دھوکا دہی خود اس منافق کیلئے وبالِ جان ہے۔ اگرچہ وہ اسکو سمجھتا نہیں۔

## درس (۱۵)

فِیْ - میں۔ مَرَضٌ - بیماری۔ فَزَادَ - زیادہ کردی۔ اَلِیْمٌ - دردناک۔ بِمَا - اس سبب کہ۔ کَانُوْا تھے۔ یَکْذِبُوْنَ ۝ جھوٹے

فِیْ قُلُوْبِھِمْ مَّرَضٌ فَزَادَھُمُ اللّٰہُ مَرَضًا ج وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ بِمَا کَانُوْا یَکْذِبُوْنَ ۝

ان کے دلونمیں بیماری ہے، تو زیادہ کردی اللہ تعالیٰ نے انکی بیماری کو اور ان کیلئے دردناک عذاب ہے اس سبب کہ جھوٹے تھے

## حاصل مطلب

بزرگو! دوستو! عزیزو! دل کی بیماری حد درجہ بڑی بیماری ہے۔ منافق کے دل میں

یہی بیماری ہوتی ہے اور یہی بیماری اس کا ناس کرتی ہے۔ اسی کے متعلق ارشاد ہے کہ منافق اپنے فعل سے اسکی پرورش کرتا ہے۔ اور بجائے مرض میں کمی ہونے کے زیادتی ہوتی جاتی ہے جو آخر اسکو ہلاک کر کے چھوڑتی ہے۔ اسکے اس جھوٹے ایمان کے دعوے نے اس کو عذاب الیم میں گرفتار کر کے چھوڑا۔ دیکھو منافقت سے ہر طرح بچو اور خدا پر سچا ایمان لاؤ۔

## فائدہ

اس زمانے میں حق پر طرح طرح سے پردہ پڑ گیا ہے۔ عیب صواب بن گیا ہے اس لئے منافقت بھی عام ہو گئی ہے۔

## درس (۱۶)

اِذَا جب ۔ قِیْلَ ۔ کہا جاتا ہے ۔ لَا تُفْسِدُوْا ۔ فساد نہ پھیلاؤ ۔ اِنَّمَا ۔ اسکے سوا نہیں (کہ) اَرْض ۔ زمین قَالُوْا ۔ کہتے ہیں ۔ نَحْنُ ۔ ہم ۔ مُصْلِحُوْنَ درستگی کرنیوالے ہیں ۔

وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ۝

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ (اللہ کی) زمین میں (اپنی منافقت سے) فساد نہ پھیلاؤ تو کہتے ہیں نہیں تو ہم درستگی کرنیوالے ہیں

## حاصل مطلب

اوپر سے منافقوں کا ذکر ہو رہا ہے۔ اِس آیت میں اُنکے فساد پھیلانے اور اِصلاح کے غلط دعوے کا بیان ہے۔ منافق دنیا ساز بھی ہوتا ہے اُدھر اسلام کے دشمنوں سے بھی ساز باز اور اِدھر مسلمانوں سے بھی ظاہر داری۔ اور اسکو اپنے خیال میں درستگی قرار دیتا ہے۔ اب یہ جاننے کی بات ہے کہ فساد فی الارض قرآن کی زبان میں خدا کی نافرمانی کا نام ہے۔

غیر اسلامی حکومت اور غیر اسلامی قوانین کے نفاذ کا نام فساد ہے

## فائدہ

اسکو اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہیئے کہ خدائی حکومت اور خدائی قانون کی خلاف ورزی کا نام فساد ہے

## درس (۱۷)

اَلَا - خبردار ہو جاؤ - اِنَّهُمْ - بیشک یہ لوگ - مُفْسِدُوْنَ - خرابی کرنیوالے - لٰكِنْ - لیکن - لَا يَشْعُرُوْنَ - نہیں سمجھتے

اَلَا اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ۝

خبردار ہو جاؤ بیشک یہ لوگ ہی فساد پھیلانے والے ہیں - لیکن نہیں سمجھتے

نہیں سمجھتے یعنی ان منافقین کو اس بات کا شعور ہی نہیں کہ فساد اور اصلاح میں فرق کریں قرآنی احکامات کو ماننے منوانے میں اگر کسی کو رنج پہنچے اور کسی کی رعایت نہ کرنی پڑے تو یہ فساد نہیں ہے بلکہ عین اصلاح ہے -

## درس (۱۸)

اٰمِنُوْا - ایمان لاؤ - كَمَآ - جیسا - اٰمَنَ - ایمان لائے - اَنُؤْمِنُ - کیا ہم ایمان لائیں - سُفَهَآءُ - بیوقوف - يَعْلَمُوْنَ - نہیں جانتے

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ (سچے) لوگوں جیسا ایمان لاؤ تو کہتے ہیں کیا

السُّفَهَآءُ ؕ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝

بیوقوفوں جیسا ایمان لائیں خبردار ہو جاؤ یہی بیوقوف لوگ ہیں لیکن جانتے نہیں

## حاصل مطلب

اَلنَّاسُ سے مراد یہاں صحابہ اور سچے ایماندار ہیں سُفَهَآءُ جمع ہے سَفِيْه کی جس کے معنی "بیوقوف" کے ہیں - حاصل مطلب یہ ہوا کہ حق پرستی میں ایک طرف ہو جانے والوں کو یہ "بیوقوف" بیوقوف سمجھتے ہیں - اور اسکو اپنی چالاکی اور عقلمندی قرار دیتے ہیں - حالانکہ بیوقوف

تو خود ہیں لیکن جہل سمجھنے نہیں دیتا۔

## درس (۱۹)

لَقُوْا ۔ ملاقات کرتے ہیں۔ شَیٰطِیْنِ ۔ شیطان کی جمع ۔ خَلَوْا ۔ تنہا ہوتے ہیں۔ کہ تمہارے ساتھ ہی۔ طرف مُسْتَهْزِءُوْنَ ہنسی کرنے والے

وَاِذَا لَقُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَوْا اِلٰی شَیٰطِیْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا

اور جب ایمان والوں سے ملاقات کرتے ہیں تو کہتے ہیں ہم بھی ایمان والے ہیں اور جب اپنے شیطانوں کی طرف تنہا جاتے

اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ۝

ہیں تو کہتے ہیں ہم تو تمہارے ساتھ ہیں (مسلمانوں سے) ہم ہنسی کرتے ہیں۔

## حاصل مطلب

منافق کی یہ دورخی چال اور یہ اخلاقی کمزوری۔ سماج اور سوسائٹی کیلئے بھی حد درجہ مضر اور بدنما ہے۔ بیشک کفر اور شرک بھی برائی کی آخری حدیں ہیں۔ مگر منافقت کا نتیجہ تو اسفل السافلین ہے بعد کی آیت میں اللہ تعالیٰ ان کی پالیسی (دنیا سازی) (ابن الوقتی) ع

باغباں بھی خوش رہے راضی رہے صیاد بھی۔ کا جواب ارشاد فرماتا ہے۔

## درس (۲۰)

یَسْتَهْزِءُ ۔ ہنسی کرتا ہے۔ طُغْیَان ۔ شرارت ۔ یَمُدُّ ۔ کھینچتا ہے ۔ یَعْمَهُوْنَ ۔ عقل کے اندھے

اَللّٰهُ یَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَیَمُدُّهُمْ فِیْ طُغْیَانِهِمْ یَعْمَهُوْنَ ۝

اللہ ان (منافقوں) کے ساتھ ہنسی کرتا ہے اور انکو عقل کا اندھا کر کے انکی شرارت کی ڈھیل دراز کرتا ہے۔

## حاصل مطلب

اللہ کی ہنسی سے خدا کی پناہ - اس کا مطلب یہ ہے کہ جیسے کو تیسا منافق وہ کمبخت اپنے خیال میں مگن رہے - ایمان والوں کو دھوکا دیا - اور ہوا یہ کہ خود دھوکا کھاتے رہے - مثال کے طور پر سمجھو کہ ایک شخص ایسے راستے جا رہا ہو - جہاں اژدھا بیٹھا ہوا ہے - کوئی شخص ازراہ خیر خواہی اسکو سمجھائے کہ اس راستہ میں تمہاری ہلاکت ہے - تو اسکے جواب میں اسکو دھوکا دینے کے لئے کہدے کہ نہیں تم خاطر جمع رکھو میں ہرگز اس راہ نہیں جاؤنگا - لیکن دل میں ہو کہ اسی راہ جاے گا چنانچہ عمل اسی پر کرے اور آگے جاکر اژدھے کا لقمہ بن جائے - اب بتائے کہ دھوکا خیر خواہی کرنیوالے کیلئے تھا - یا خود اس بدقسمت کیلئے ہو بہو یہی حال منافق کا ہے

## تنبیہ

بھائیو! اور بہنو! آنکھ کا اندھا تو اٹکل پر چل کر منزلیں طے بھی کر لیتا ہے - کسی سے پوچھ کر کام نکال لیتا ہے - مگر عقل کا اندھا تو نرا نقصان ہی میں رہتا ہے - خدا سے پناہ مانگو کہ وہ ہم میں سے کسی کی ایسی حالت نہ کرے اور کسی کی شرارت کی رسی دراز نہ ہو -

## درس (۲۱)

اِشْتَرَوُا - خریدی - اَلضَّلٰلَةَ - گمرہی - بِالْهُدٰى - راہ راست - تِجَارَتُ - سوداگری - رَبِحَتْ - نفع دینے والی
كَانُوْا - ہوئے - مُهْتَدِيْنَ - ہدایت پانے والے

| |
|---|
| اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى فَمَا رَبِحَتْ |
| یہی ہیں　جنھوں نے　راہ راست　کے بدلے گمراہی خریدی　نہ تو اُن کی تجارت ان کو |
| تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ۝ |
| نفع دینے والی ہوئی اور نہ ہی یہ ہدایت پانیوالے ہوے |

# حاصل مطلب

راہِ راست تو قرآن کا علم و عمل تھا جو ان کو اُنکی منزلِ مقصود تک پہنچا دیتا اور ان کے پیدا ہونے کے مقصد کو پورا کر دیتا۔ اس پر تو منافق ایمان نہیں لاتے۔ بلکہ برعکس معاملہ کیا۔ اور گمراہی اختیار کرکے نہ دنیا کے رہے نہ دین کے۔ ہدایت جو ہر انسان کی فطرت میں ہوتی ہے اسکو دے کر انھوں نے منافقت کو مول لیا۔ ظاہر ہے کہ یہ سوداگری انکے لئے سراسر نقصان کی ہے۔

عزیزو! دوستو! اور بہنو! یہ دنیا "مزرعۃ الآخرۃ" یعنی آخرت کی کھیتی ہے۔ جیسا بوئیگا ویسا کاٹیگا۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ بویا جائے جو اور جب کھلیان جمع کرنیکا وقت آئے تو گیہوں کا مالک بنے مولانا رومؒ فرماتے ہیں ؎ از مکافاتِ عمل غافل مشو۔ گندم از گندم بروید جو ز جو۔

# درس (۲۲)

مَثَلُ۔ مثال۔ نُوْرٌ۔ روشنی۔ اِسْتَوْقَدَ۔ جلائی۔ نَارًا۔ آگ۔ فَلَمَّا۔ پس جب۔ اَضَاءَتْ روشن کردیا۔ مَاحَوْلَ۔ آس پاس۔ ذَهَبَ۔ محروم کردیا۔ لے گیا۔ نُوْرَ۔ روشنی۔ تَرَكَ۔ چھوڑ دیا۔ ظُلُمٰتٌ۔ ظلمت کی جمع۔ تاریکیاں۔ لَا يُبْصِرُوْنَ۔ کچھ نہیں دیکھتے۔ صُمٌّ بہرے ہیں۔ بُكْمٌ گونگے ہیں۔ عُمْیٌ اندھے ہیں۔ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ باز نہیں آئینگے۔

| |
|---|
| مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِى اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ |
| ان کی مثال اس شخص جیسی ہے جس نے روشنی کے لئے آگ جلائی جب آگ نے اپنے آس پاس کو روشن کردیا تو |
| بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِىْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ ۝ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْىٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ۝ |
| اللہ نے انکو روشنی سے محروم کردیا اور قسم قسم کی تاریکیوں میں چھوڑ دیا کہ کچھ نہیں دیکھتے بہرے ہیں گونگے ہیں اندھے ہیں (اپنی گمراہی) باز نہیں آئینگے |

# حاصل مطلب

اب ایک مثال کے ذریعہ سے یہ بات سمجھائی جاری ہے کہ روشنی کرنے اور آگ کے روشن ہوجانیکے بعد خود اس شخص کی آنکھوں کا نور زائل ہوگیا۔ یہی حال منافق کا ہے کہ قرآن مجید کے نزول کے بعد جس سے حق و باطل۔ کفر و اسلام۔ حلال و حرام اور گمراہی و ہدایت صاف صاف معلوم ہوگئے ہیں۔ ایسے وقت میں یہ منافق نورِ ایمان سے محروم ہوگئے جو بہت عبرتناک اور حسرت انگیز ہے۔

قرآن مجید کی تلاوت کرنے والو! آؤ اب تلاوت میں سے یہ بات بھی ہے کہ جب جو آیت سنو یا پڑھو تو اس کے مضمون کے مطابق فائدہ حاصل کرو۔ اچھی باتوں کا ذکر آئے تو اپنے لئے بھی اس کو طلب کرو۔ اور خراب باتوں کا تذکرہ ہو تو اس سے بچنے کی ٹھانو اور خدا سے پناہ مانگو۔

# درس (۲۳)

اَوْ۔ یا۔ صَیِّبٍ۔ بجلی کی چمک۔ صَوَاعِقِ۔ صاعقہ کی جمع کڑک۔ اَلسَّمَآءِ آسمان۔ اَصَابِعَ۔ اصبع کی جمع۔ انگلیاں۔ اٰذَانِ۔ اُذن کی جمع۔ کانوں۔ رَعْدٌ۔ بادل کی گرج حَذَرَ۔ ڈر مُحِيْطٌ۔ احاطہ کرنیوالا۔ گھیرے ہوئے۔

| |
|---|
| اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِيْهِ ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ |
| یا پھر ان کی مثال آسمان سے زور کی بارش کی سی ہے جسمیں تاریکیاں بھی ہیں۔ بادل کی گرج بجلی کی چمک بھی۔ ارے |
| اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ وَاللّٰهُ مُحِيْطٌ بِالْكٰفِرِيْنَ ○ |
| کڑک کے موت کے ڈر سے اپنے کانوں میں اپنی انگلیاں ٹھونسے لیتے ہیں (حالانکہ اسکا کوئی فائدہ نہیں) کافروں کو تو اللہ ہر طرف سے گھیرے ہوئے |

# حاصل مطلب

اُنھیں منافقین کی دوسری مثال یہ ہے کہ قرآنی بارش سے بجائے فائدہ اُٹھانے کے اس سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں ۔ احکامِ شریعت کو خوفناک سمجھتے ہیں قرآنِ مجید میں جو منکرین کیلئے ڈراوے ہیں اور عذاب کا ذکر ہے اسکو خوفناک خیال کرتے ہیں ۔

خواتین اور برادرانِ اسلام! عقلمند کسان وہ ہے جو بارش کا منتظر رہتا ہے ۔ اس کیلئے پہلے سے اپنے کھیت کو درست رکھتا ہے ۔ ادھر بارش ہوئی ادھر اس کا دل باغ باغ ہو گیا ۔ نہ گھٹاٹوپ تاریکیوں کا خیال کرتا ہے نہ بوندوں سے بچنے کی فکر اور نہ ہی بادل کی گرج کو دھیان میں لاتا ہے ۔ اور نہ بجلی کی چمک کی پرواہ رکھتا ہے ۔ بوریوں سے بند بیج کو نکالتا اور خدا کا نام لے کر کھیتوں میں جا کر ڈالتا ہے تاکہ وقت پر کھلیان جمع کرے ۔ اور جو ایسا نہیں کرتا وہ حاصل کا مالک نہیں بن سکتا ۔

# درس (۲۴)

یَکَادُ ۔ قریب ہے کہ ۔ یَخْطَفُ ۔ اچک لے ۔ زائل کر دے ۔ کُلَّمَا ۔ جب ۔ اَضَاءَ ۔ چمکتی ہے ۔ مَشَوْ چلنے لگتے ہیں ۔ شَیْءٍ ۔ چیز ۔ اَظْلَمَ ۔ تاریکی ہوتی ہے ۔ قَامُوْا ۔ ٹھٹک جاتے ہیں لَوْ ۔ اگر ۔ شَاءَ ۔ چاہے ۔ کُلِّ ۔ سب ۔ قَدِیْرٌ ۔ قدرت رکھتا ہے

یَكَادُ الْبَرْقُ یَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ؕ كُلَّمَاۤ اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِیْهِ ۙۗ وَ اِذَاۤ اَظْلَمَ

قریب ہے کہ بجلی کی چمک اُن کی آنکھوں کی روشنی کو زائل کر دے ۔ جب ان پر چمکی تو روشنی میں چند قدم چلے اور جب ان پر

عَلَیْهِمْ قَامُوْا ؕ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَ اَبْصَارِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۠

تاریکی ہوئی ٹھٹک گئے (حالانکہ اسکا کوئی فائدہ نہیں) اللہ چاہے تو بغیر بادل کی گرج اور بجلی کی چمک کے بھی انکی شنوائی اور بینائی کو زائل کر دے بیشک اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے ۔

## حاصل مطلب

اس بارش اور اس کے لوازمات بادل کی گرج۔ بجلی کی کڑک اور چکا چوند کرنے والی چمک سے منافقین جو بچاؤ کرنا چاہتے ہیں اسکا ذکر ہے۔ انکی جو حالت ایسے وقت میں ہوتی ہے اسکا بیان ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کا اظہار فرمایا تاکہ انکو اپنی تدبیروں کے غلط ہو جانے کا علم ہو جائے۔

## درس (۲۵)

یٰاَیُّھَا النَّاسُ۔ اے افرادِ نوعِ انسانی۔ اُعْبُدُوْا۔ بندگی اختیار کرو۔ خَلَقَ۔ پیدا کیا۔ قَبْلِ۔ پہلے۔ لَعَلَّ۔ تاکہ۔ تَتَّقُوْنَ۔ پرہیزگار بن جاؤ۔

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ وَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۙ

اے افرادِ نوعِ انسانی اپنے رب کی بندگی اختیار کرو جسنے تمکو پیدا کیا اور انکو جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔

## حاصل مطلب

جو کوئی بھی انسان کی نوع میں ہے سب کے لئے اللہ تعالیٰ کی ایک ہی پکار ہے کہ اسکو اپنے اور اپنے آباء و اجداد کے پیدا کرنے والے خدا کی بندگی یعنی فرمانبرداری اختیار کرنی چاہئے۔ یہی اس کی زندگی کا مقصد ہے اگر اسکے خلاف اس نے کیا تو اس نے اپنے پیدا ہونے کے مقصد کو نہ جانا۔ اور ہلاک ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری ہی ہے جو اس کو بے راہ روی سے بچائیگی اور پرہیزگار بنائیگی اور پھر یہی پرہیزگاری ہے جو اسکو بامراد کرے گی۔

خدا کے بندو اور بندیو! بندگی کے بغیر شرمندگی ہے۔ اگر کوئی شخص کسی کا نوکر ہوتا ہے تو جس غرض کے لئے اسکو نوکر رکھا گیا ہے اُسکو پورا کرنا پڑتا ہے۔ غلام اور لونڈیوں کے

فرائض اس سے بھی زیادہ ہیں لیکن خدا کا بندہ بنتا اُن سب پر فائق ہے اس سے تو کسی حال میں چھٹکارا ہی نہیں۔ خدا کا عبد بننے سے بڑھ کر انسان کیلئے کوئی مرتبہ بھی نہیں ہیں اس پر فخر کرنا چاہیئے کہ اس نے اپنا بندہ بنایا اور اپنی بندگی کے لئے مقرر کیا۔

منّت منہ کہ خدمتِ سلطاں ہمی کنی
منّت شناس ازو کہ بخدمت گذاشتت

## درس (۲۶)

جَعَلَ۔ بنایا۔ فِرَاشًا۔ بچھونا۔ بِنَآءً۔ چھت۔ اَنْزَلَ۔ برسایا۔ مَآءً۔ پانی۔ اَخْرَجَ۔ پیدا کیا۔ ثَمَرٰتِ۔ ثمر کی جمع پھل۔ رِزْقًا۔ کھانا۔ تَجْعَلُوْا۔ بناؤ۔ لِلّٰهِ۔ اللہ کا۔ اَنْدَادًا مقابل۔ اَنْتُمْ۔ تم۔ تَعْلَمُوْنَ۔ جانتے ہو۔

| |
|---|
| اَلَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّ اَنْزَلَ |
| جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا اور آسمان کو چھت بنایا اور اس نے |
| مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ فَلَا |
| آسمان سے پانی برسایا پھر اس سے تمہارے کھانے کے لئے میوے پیدا کئے تو اللہ کا |
| تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ |
| کسی کو مقابل نہ بناؤ اور اسکو تم خود بھی جانتے ہو کہ اللہ کا کوئی مقابل نہیں ہو سکتا |

## حاصل مطلب

اللہ تعالیٰ اپنی مہربانیاں اپنے احسانات اور اپنی قدرتِ کاملہ کو یاد دلاتا ہے جس سے کوئی ہوشمند انکار نہیں کر سکتا۔ غور کرو جن جن چیزوں کا نام لیا گیا ہے۔ خدا کے سوا

ان کے پیدا کرنے اور بنانے کا کس نے دعویٰ کیا ہے۔ یا آیندہ کے لئے ایسا دعویٰ کرنیکی کس کو مجال ہے۔ پھر اس کا نتیجہ خدائے واحد کی پرستش اور فرمانبرداری کے سوا اور کیا ہوسکتا ہے اور اسی کا مطالبہ ہے۔

خدا پرستو! توحید پرستی اختیار کرو۔ اس سے بڑھ کر نہ تو کوئی کامل عبادت ہے، اور نہ دین دنیا کے مالک بننے کی چیز اور اصول۔

قرآنِ مجید کا انداز بیان اور سمجھانے کا طریقہ ایسا ہے کہ انصاف پسند اور سمجھدار آدمی کو انکار کی گنجایش نہیں ہوسکتی اوپر کی آیت کا یہی حال ہے کہ انسان رات دن جن چیزوں کو دیکھتا اور اس سے فائدہ اُٹھاتا ہے اسی کو دعوے میں پیش کرکے خدا کا عبد بننے پر مجبور کیا گیا ہے ساتھ ہی یہ بھی ہوگا کہ ایسا کسی غیر اللہ کو معبود نہیں بنائے گا۔

## درس (۲۷)

اِنْ ۔ اگر۔ کُنْتُمْ ۔ تم ہو۔ نَزَّلْنَا ۔ نازل کیا۔ عَبْدِنَا ۔ بندہ۔ جاکر۔ فَأْتُوْا ۔ تو لے آؤ۔ سُوْرَۃٍ ۔ سورت۔ وَادْعُوْا ۔ اور بلاؤ۔ شُھَدَاءَ ۔ مددگاروں۔ دُوْنِ ۔ سوا۔ صٰدِقِیْنَ سچے

وَاِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَۃٍ مِّنْ مِّثْلِہٖ

اور اگر تم قرآن جو ہم نے اپنے بندے محمدؐ پر نازل کیا ہے۔ اسکے بارے میں شک ہو۔ تو اس جیسی ایک

وَادْعُوْا شُھَدَآءَکُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝

سورت بنا کر لاؤ۔ اور اللہ کے سوا اپنے مددگاروں کو بھی بلالو۔ اگر تم سچے ہو۔

# حاصل مطلب

چونکہ اب جو کچھ ہوتا ہے وہ قرآن ہی کے ذریعے ہوتا ہے اور اگر کوئی خدا پرست نہیں بنتا ہے تو اسی لئے کہ اس کا قرآن پر ایمان نہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے یہ بات پیش کی کہ پھر جس کو اس کے قطعی اور کتاب الٰہی ہونے میں شک ہو تو اپنا شک اس طرح مٹالے۔ کہ اس جیسی ایک سورت ہی بنانے کی کوشش کرے۔ اور چاہے تو اپنے حمایتیوں کو بھی شریک کرلے۔ اس سے اسکی سچائی اور جھوٹ کا پتہ چل جائے گا۔

قرآن کے ماننے والو اور دیکھنے والو! قرآن خدا کی بھیجی ہوئی بے مثل کتاب ہے۔ اسکی ایک سورت کا بھی جواب ممکن نہیں۔ لیکن اس کے نازل ہونے کی غرض بھی اسی سے سمجھ میں آجاتی ہے۔ کہ اس کے علم و عمل کے ذریعہ سے خدا کی فرمانبرداری اختیار کی جائے۔ بندہ بنا جائے اور بندگی کا حق ادا کرکے اپنی زندگی کے مقصد کو پورا کیا جائے۔ یاد رہے کہ جو کچھ بھی خرابیاں ہیں وہ قرآن کو نہ ماننے اور اس کے علم و عمل کی محرومی سے ہیں۔

# درس (۲۸)

تَفْعَلُوْا۔ کرسکو۔ فَاتَّقُوْا۔ تو پھر بچو۔ وَقُوْدُ۔ ایندھن۔ جلاون۔ لَنْ تَفْعَلُوْا۔ ہرگز نہ کرسکوگے
اَلَّتِیْ۔ اُس جس۔ حِجَارَۃُ۔ حجر کی جمع۔ پتھر۔ اُعِدَّتْ تیار کی ہوئی ہے لِلْکٰفِرِیْنَ۔ کافروں کے لئے۔

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ

پھر اگر تم (اس کا مقابلہ نہ) کرسکو اور دیکھو تم ہرگز ایسا نہیں کرسکو گے تو پھر بھی اسکا انکار کرنے سے

وَالْحِجَارَۃُ اُعِدَّتْ لِلْکٰفِرِیْنَ ○

اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہونگے۔ جو کافروں کیلئے تیار کی ہوئی ہے۔

# حاصل مطلب

چونکہ خدا نے انسان کو پیدا کیا ہے۔ اسلئے وہ اچھی طرح جانتا ہے کہ انسان کی حیثیت اور لیاقت کیا ہے۔ اور اسی طرح وہ اپنے کلام پاک کے اوصاف سے بھی واقف ہے۔ اسلئے اس نے اعلان کر دیا۔ اور دعویٰ کے ساتھ کہدیا کہ قرآن مجید کی ایک سورت کے مانند بھی کوئی کلام نہیں بنا سکتا۔ اب اس کے بعد کی بات یہ ہے کہ اس کلام پر ایمان لاؤ۔ اور اسی کے مطابق اپنی زندگی کو پورا کرو۔ اور اسکے برعکس کرنیکا وبال دوزخ کی آگ ہے جسکی شدت کا کوئی ٹھکانہ نہیں۔

خدا سے ڈرنے والو! خدا سے ڈرنا یہ ہے کہ دوزخ کا کوئی کام نہ کرو۔ اور دوزخ کا کام خدا کی نافرمانی ہے۔ اس کا پوری طرح علم تمھیں خدا کی کتاب پڑھنے سے ہی ہو سکتا ہے اسلئے قرآنی علم وعمل کو اپنے لئے بھی اور دوسروں کے لئے بھی لازمی جانو۔

## آفتاب آور دلیل آفتاب

یہ عجیب بات ہے کہ قرآن ہر جگہ موجود ہے۔ بالخصوص غیر قوموں کے ذی علم حضرات اس سے بے خبر نہیں ہیں اور یہ دعوٰی قرآن مجید میں موجود ہے اور ساڑھے تیرہ سو برس میں اس دعوٰے کے مقابلہ میں کوئی نہیں آسکا ہے۔ پھر بھی اس پر ایمان نہیں لاتے۔ پھر مسلمانوں پر بھی تعجب ہے کہ ایسی لاجواب کتاب کی کما حقہٗ قدر کیوں نہیں کرتے۔ یاد رہے اس کی قدر کرنے والے صحابہ تھے۔ جنہوں نے قرآن کی بدولت دنیا بھی حاصل کرلی تھی اور دین بھی۔ آج کل کے مسلمان نہیں کہ نہ دنیا کے

مالک ہیں نہ دین کے۔

بہر حال اب بھی وقت باقی ہے کہ اس آفتاب کی روشنی میں اپنی ساری بگڑی کو بنا لیا جائے۔

## درس (۲۹)

بَشِّرْ۔ خوشخبری سنا دو۔ تَجْرِیْ۔ جاری ہیں بہتی ہیں۔ اُتُوْا۔ دئے جائیں گے۔ عَمِلُوْا۔ کام کئے۔ تَحْتِ۔ نیچے۔ مُتَشَابِهًا۔ ایک شکل کے۔ صٰلِحٰتِ۔ اچھے۔ اَنْهَار۔ نہر واحد۔ اَزْوَاجٌ۔ بیویاں۔ اَنَّ۔ کہ۔ یہ کہ۔ اس بات کی۔ رُزِقُوْا۔ رزق دئے جائینگے۔ مُطَهَّرَةٌ۔ ستھری۔ جَنّٰتٍ۔ جنّت واحد باغ۔ هٰذَا۔ یہ۔ خٰلِدُوْنَ ہمیشہ رہینگے۔

وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ

اے پیغمبرؐ! ایمان والوں اور نیک کام کرنے والوں کو خوشخبری سنا دو کہ ان کے لئے باغ ہیں

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا

جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں جب وہاں کا ان کو کوئی پھل کھانے کو ملے گا تو دیکھکر کہیں گے

هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ۭ وَلَهُمْ فِيْهَآ

کہ یہ تو اسی طرح کا ہے جو اس سے پہلے ہمیں ملا تھا (لیکن جب کھائینگے تو مزے میں فرق پائینگے)

اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ڎ وَّهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○

اور انکو پھل ایک شکل کے دئے جائینگے۔ پھر ان کے لئے وہاں پاکیزہ بیویاں بھی ہونگی اور اس جنت میں وہ ہمیشہ رہینگے۔

# حاصلِ مطلب

قرآن کا قاعدہ ہے کہ جہاں اللہ کے نافرمانوں کا ذکر کرتا ہے۔ ان کی سزا دوزخ بیان کرتا ہے۔ ساتھ ہی فرمانبرداروں کا بھی ذکر کرتا ہے۔ اور ان کو انعام میں جو جنّت اور اس کی بہاریں نصیب ہونے والی ہیں۔ ان کو بیان کر دیتا ہے۔ تاکہ لوگ نافرمانی سے بچیں اور فرمانبرداری کا شوق پیدا ہو۔

قرآن والو! اور قرآن والیو! دنیا میں آدمی کا جی چاہتا ہے کہ ایسی اور اتنی نعمتیں ملیں کہ وہ سیر ہو جائے۔ اور عمر بھی اس قدر زیادہ ہو کہ گویا کبھی مرنا ہی نہ پڑے۔ کوئی غم نصیب نہ ہو۔ بلکہ ہمیشہ خوشی ہی خوشی رہے۔ لیکن دنیا اور دنیا کی زندگی کو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے نہیں بنایا بلکہ نیک کام کرنے والوں کے لئے جنت میں یہ بات نصیب ہوگی۔ اس لحاظ سے جنّت گویا آدمی کی دلی خواہش کا نام ہے۔ پھر اس سے انکار کیوں۔

# فائدہ

اوپر کے بیان سے ہمیں یہ باتیں معلوم ہوگئیں کہ ہم کہاں سے آئے۔ ہم کیا کریں۔ ہمارا کیا انجام ہونے والا ہے۔

# درس (۳۰)

یَسْتَحْیِیْ۔ شرماتا۔ اَمَّا۔ لیکن۔ اَرَادَ۔ مطلب ارادہ۔ یَضْرِبَ۔ بیان کرے۔ یَعْلَمُوْنَ۔ جانتے ہیں۔ یُضِلُّ۔ گمراہ کرتا ہے۔ بَعُوْضَةً۔ مچھر۔ حَقٌّ۔ ٹھیک۔

کَثِیْرًا - بہتوں - فٰسِقِیْنَ نافرمان - فَوْقَ - ادنی - مَا ذَا - کیا - یَھْدِیْ - ہدایت دیتا ہے
یَنْقُضُوْنَ - توڑتے ہیں - مِیْثَاق - مضبوط - یُوْصَلَ ملانے کو - حاصل کرنے کو
عَھْدَ - معاہدہ - یَقْطَعُوْنَ - کاٹتے ہیں - یُفْسِدُوْنَ - فساد کرتے ہیں -
بَعْدِ - پیچھے - اَمَرَ - فرمایا - حکم دیا - خٰسِرُوْنَ - خسارے والے

اِنَّ اللّٰہَ لَایَسْتَحْیٖٓ اَنْ یَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَھَا

بے شک اللہ مچھر یا اس سے بھی کسی ادنی چیز کی مثال دینے نہیں شرماتا

فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَیَعْلَمُوْنَ اَنَّہُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّھِمْ وَاَمَّا

تو جو لوگ مومن ہیں وہ جانتے ہیں کہ یہ مثال حق ہے ان کے رب کی طرف سے ہے لیکن کافر کہتے

الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَیَقُوْلُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰہُ بِھٰذَا مَثَلًا یُضِلُّ بِہٖ

ہیں کہ اس سے اللہ کو کیا مطلب ہے ایک یہی چیز ہے کہ بہتوں کو اللہ اس سے ہدایت

کَثِیْرًا وَّیَھْدِیْ بِہٖ کَثِیْرًا وَمَا یُضِلُّ بِہٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِیْنَ ۙ الَّذِیْنَ یَنْقُضُوْنَ عَھْدَ اللّٰہِ

دیتا ہے اور بہتوں کو گمراہی نصیب ہوتی ہے لیکن گمراہ وہی ہوتے ہیں جو خدا کا حکم نہیں مانتے جو خدا کے

مِنْ بَعْدِ مِیْثَاقِہٖ وَیَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰہُ بِہٖٓ اَنْ یُّوْصَلَ

معاہدہ کو مضبوط کرنے کے بعد توڑتے ہیں اور جس چیز کے ملانے کا اللہ نے حکم دیا ہے اسکو کاٹتے ہیں

وَیُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝

اور اس طرح زمین میں فساد پھیلاتے ہیں تو یہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں -

## حاصل مطلب

قرآن مجید میں جو کچھ ہے وہ انسانوں کے علم و عمل کے واسطے ہے - اسی طرح

مثالیں بھی اُن کے سمجھانے کے لئے دی گئی ہیں۔ اب اس سے یہ سمجھنا کہ یہ ایسی حقیر مثال اللہ بزرگ و برتر نہیں دے سکتا۔ لہٰذا قرآن خدا کا کلام نہیں نادانی اور بدقسمتی ہے۔

خدا احکم الحاکمین ہے اور ہم سب محکوم۔ محکوم کا یہ کام نہیں کہ وہ حاکم کے کلام میں معارضہ پیش کرے۔ اسی طرح ہم عبد ہیں اور خدا معبود۔ عبد کا فرض یہ ہے کہ وہ اپنے معبود کی چاکری میں سرگرم ہو۔ نہ کہ لایعنی باتوں سے اپنے کو ہلاک کرے۔

اللہ سے عہد میثاق یہی ہے کہ ہم فطرتاً اس پر ایمان لانے والے ہیں۔ اور پیدائشی طور پر حقوق اللہ اور حقوق العباد سے واقف ہیں۔ فساد فی الارض یہی ہے کہ خدا کے سوا کسی کی محکومی اختیار کی جائے۔ خدائی حکومت کے علاوہ کسی غیر اللہ کی حکومت کا قلادہ گردن میں ڈالا جائے۔ عنداللہ ایسے لوگ ہی خسارہ میں ہیں۔

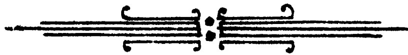
## عبد کی شان

خدائے برحق ہمارا معبودِ مطلق اور آقائے حقیقی ہے۔ اس کا ہر حکم مصلحت آمیز ہے۔ اس کا ہر فرمان ہمارے فائدے کے لئے ہے۔ اس کی ہر بات خواہ وہ ہماری سمجھ میں آئے یا نہ آئے تسلیم کے لائق ہے۔ ہم عبد ہیں ہماری شان یہ ہے کہ اپنے مالک و آقا کی ہر بات کو بے چون و چرا تسلیم کریں اور جان و دل سے قبول کرکے اس پر چلیں

یہ بڑی بدقسمتی اور حد درجہ کی بے ادبی اور شرارت ہے کہ ناچیز انسان اعلیٰ وارفع خدا کی باتوں پر اعتراض کرے۔ بہرحال عبد کا اور مؤمن کا یہ شیوا نہیں۔

## مثالیں

قرآنِ مجید میں مثالیں تو بندوں کے سمجھانے کے لئے استعمال کی گئی ہیں ان کا کچھ اور مطلب نہیں۔ پھر خواہ مخواہ اس کو اپنے لئے وبال جان بنا لینا کون سی عقلمندی کی بات ہے۔ قرآنِ مجید میں تو اللہ تعالیٰ نے بندوں کے سمجھانے کے لئے باتیں کہیں ہیں۔ تم نے دیکھا ہوگا کہ جانوروں کے چرانے والے بعض اوقات جانوروں جیسی آواز نکالتے ہیں تاکہ جانور سُن کر راہِ راست اختیار کرے اور ہوتا بھی ایسا ہی ہے تو کیا خدانخواستہ ہم جانوروں سے بھی بدتر ہیں۔ نہیں ہرگز نہیں۔



# ادارہ عالمگیر تحریک قرآن مجید کی شائع کردہ کتابیں

## یکمشت

سو روپیے یا اس سے زیادہ کے خریداروں کو فیصد پچیس ۲۵ کمیشن

۱۔ قرآن مجید معہ بچوں کی تفسیر۔ قسم اول فی جلد بارہ روپیے

۲۔ قرآن مجید معہ بچوں کی تفسیر۔ قسم دوم فی جلد دس روپیے

۳۔ قرآن مجید معہ بچوں کی تفسیر۔ قسم سوم فی جلد چھ روپیے۔

۴۔ بچوں کی تفسیر پانچ پارے (الم سے والمحصنٰت تک) فی جلد ایک روپیہ آٹھ آنے

۵۔ بچوں کی تفسیر پارہ عم ......... فی جلد آٹھ آنے

۶۔ قرآن اور اقبال .......... فی جلد دو روپیے آٹھ آنے

نوٹ :۔ قرآنی موضوع پر اس کے علاوہ کتابیں بھی عندالطلب روانہ کی جاتی ہیں

نوٹ :۔ تاجرانِ کتب سے مندرجہ بالا کتابوں کا تبادلہ اسی موضوع کی کتابوں سے ممکن ہے۔

نوٹ :۔ نام پتہ ڈاک خانہ اور اسٹیشن کا مفصل اور صاف ہونا چاہیئے بہتر ہے کہ کچھ رقم پیشگی روانہ کی جائے۔

**ناظم قرآنی کتبخانہ ادارہ عالمگیر تحریک قرآن مجید حیدرآباد دکن**

مطبوعہ اعظم اسٹیم پریس